6

چنیں زمانہ چنیں دور ایں چنیں برکات
تو بے نصیب روی وہ چہ ایں شقا باشد
(مسیح موعود)

(فرمودہ ۲۵؍ فروری ۱۹۲۱ء)

حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر ایک چیز کا دنیا میں ایک موسم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس موسم سے ادھر ادھر ہو جائے تو پھر اس کا نشو و نما پانا یا اپنے قائم مقام چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تمام قدرت میں یہی قانون نظر آتا ہے۔ بیاہ یک دریاریک ذرائع ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے اجتماع سے بعض چیزیں بعض موسموں میں ہی نشو و نما پاتی ہیں۔ ایک گیہوں کے بونے کا ہوتا ہے۔ ایک بڑھنے کا ایک کاٹنے کا۔ اگر وقت پر نہ بوئیں یا بڑھنے کے وقت پانی نہ ملے۔ بارش نہ ہو۔ یا کاٹنے کے وقت نہ کاٹیں تو فصل ضائع ہو جائے گی۔ اسی طرح علم کے پڑھنے کا ایک زمانہ ہوتا ہے۔ بچپن کا زمانہ محنت کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس وقت افکار اور غموں کا تسلط بچوں کے دماغ پر نہیں ہوتا۔ وہ ترقی کرتے ہیں۔ مگر جب بڑی عمر ہو جائے تو افکار اور غموں میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے اور تعلیم کے لئے جس قدر محنت کی ضرورت ہوتی ہے نہیں کر سکتا۔ اگر ایسے حالات میں کوئی شخص کامیاب ہو تو وہ استثنائی صورت ہوگی۔ ورنہ بچپن کے بعد جب انسان افکار میں گھر جاتا ہے تو یہ ایسا زمانہ ہوتا ہے کہ انسان مال اور وقت کی قربانی کر کے عبادت کے لئے مسجد میں جاتا ہے۔ مگر جب نکلتا ہے تو افکار کا بوجھ لیکر آتا ہے۔ پس پڑھنے کا زمانہ اور محنت کرنے کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص جوانی میں چاہے۔ کہ پڑھائی اس وقت شروع کر کے کامل تعلیم حاصل کرے تو یہ مشکل ہوتا ہے۔ اور اس میں سوائے شاذ کے کامیابی نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک زمانہ رائے کی پختگی کا ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں انسان بڑی غلطیاں کرتا ہے۔ اور دھکے کھا کر ایک اصل پر قائم ہوتا ہے۔ لیکن رائے کی پختگی میں بھی بعض استثنائی صورتیں ہوتی ہیں۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ آتا ہے۔ کہ انسان اس میں پہلا تمام کیا کرایا بھول جاتا ہے۔ اس میں

چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ہر ایک بات کو اپنی بے عزتی خیال کرتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ اس میں تمام کیا کرایا ضائع کر دیتا ہے۔

غرض سب باتوں کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ایک کام دن میں ہونے کے ہوتے ہیں اور رات کے وقت نہیں ہوتے اور جو رات کے ہونے کے ہوتے ہیں۔ وہ دن میں نہیں ہو سکتے۔ بعض پھل سورج کی گرمی میں پکنے والے ہوتے ہیں۔ بعض چاند کی روشنی میں۔ اگر ایسے درختوں کو جو سورج کی گرمی میں نشو ونما پاتے ہیں ایسی جگہ جا لگائیں جہاں مہینوں سورج نہیں نکلتا تو وہ وہاں پھل نہیں دے سکیں گے اسی طرح جو چاند کی روشنی میں پکتے ہیں ایسے علاقوں میں جہاں چاند غائب رہتا ہے وہ پک نہیں سکتے۔

پس ہر ایک کام کا زمانہ اور وقت ہوتا ہے۔ اگر اس وقت کام کو نہ کیا جائے اور خیال کر لیا جائے کہ اور وقت میں اس کام کو کریں گے تو یہ نادانی ہوگی۔ کیونکہ ہر ایک کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔

ہم نے بھی ایک کام شروع کیا ہے۔ اس کام کے لئے بھی ایک وقت ہے اور وہ وقت یہی ہے جس میں ہم موجود ہیں اگر اس وقت میں یہ کام نہ کیا جائے تو پھر نہیں ہو سکے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے اگر دنیا چاہتی تو نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس کا وہ وقت نہ تھا۔ اس وقت اگر لوگ دنیا سے الگ ہوتے بھی تھے تو دنیا کے لئے نہ کہ دین کے لئے۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ **لا ملجأ ولا منجأ منک الا الیک** اے کہ اے خدا تیرے عذاب سے بچنے کے لئے تیرے سوا کوئی ٹھکانا نہیں اسی طرح وہ لوگ دنیا کو چھوڑتے تھے۔ اس لئے کہ دنیا کی گود میں چلے جائیں۔ عیسائیوں نے مکتی فوج بنائی۔ جو بظاہر دنیا سے الگ ہوئی۔ مگر دنیا کے حصول کا ایک ذریعہ تھی لیکن حضرت مسیح موعود کے وقت میں یہ بات پوری ہوئی کہ ایسے لوگوں کی جماعت تیار ہو گئی۔ جو خدا کے لئے دنیا کو چھوڑنے والی اور خدا کے لئے مالوں اور وقتوں کو قربان کرنے والی ہے۔ اگر اس وقت اس کام کو انجام نہ دیا جائے۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور خیال کر لیا جائے۔ کہ کسی آئندہ زمانہ میں زور دیکر کام کریں گے۔ تو پھر یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ حضرت مسیح موعود کا زمانہ بیج ڈالنے کا زمانہ تھا۔ اور آپ کی وفات کے قریب نشوونما کا زمانہ تھا۔ اور یہ زمانہ وہ ہے جس میں ہمیں اس فصل کے کاٹنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ زمانہ سستی میں گذر گیا۔ تو پھر ہمیں کامیابی نہ ہوگی۔ پس اس وقت کو اور اس فرصت کو غنیمت سمجھو۔ اور یہ مت سمجھو کہ کبھی کر لیں گے کیونکہ خدا نے ہر ایک کام کے لئے ایک وقت رکھا ہوا ہے۔ اگر اس وقت کام نہ کیا جائے تو وہ کام نہیں ہو سکتا۔

ہاں ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض تائید کے لئے آنی حوادث بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض پھلوں کو پیدا کرنے کے لئے عارضی ذرائع سے کام لیا جاتا ہے۔ جس سے وہ درخت پھل لاتے ہیں۔ اگر ان عارضی ذرائع کو بھی دور کر دیا جائے تو پھل نہیں مل سکتے۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ ان عارضی ذرائع سے گرمی کے پھل سردی میں پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اور سردی کے گرمی میں۔ غرض خواہ طبعی ذرائع سے کام لیا جائے یا غیر طبعی سے۔ نتیجہ مفید ہو سکتا ہے۔ اگر طبعی یا غیر طبعی ذرائع کو چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر وہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔

ان قواعد کو دیکھ کر جب زمانہ کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ زمانہ بھی کام کے لئے مفید ہوتا ہے۔ جب کسی قدر حوادث ہوں۔ مثلاً ہم نے اگر ایک گنا اکھیڑنا ہو تو ہم ایک دفعہ دائیں سے بائیں کو ایک دفعہ بائیں سے دائیں کو ہلائیں گے اور تیسری دفعہ اوپر کو جھٹکا دیکر گنے کو نکال لیں گے۔ لیکن اگر دائیں بائیں ہلا کر چھوڑ دیں اور کہیں کہ چند روز کے بعد آکر نکال لیں گے تو ہمیں پہلے جتنا ہی زور لگانا پڑے گا۔ کیونکہ اس میں جو کمزوری پیدا ہو گئی تھی وہ اب چند دن کے وقفہ سے دور ہو گئی اور اس کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ اسی طرح ہم دنیا کو دیکھتے ہیں کہ حوادث ارضی و سماوی سے خوب ہلا دی گئی ہے اگر ہم اس وقت تھوڑی کوشش بھی کریں۔ تو اپنے کام میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ اگر ہماری طرف سے سستی رہی تو خداتعالیٰ ہمیشہ اپنے بندوں کو مصیبت میں رکھنا پسند نہیں کرے گا۔ یہ مصیبتیں اس لئے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں اور وہ خدا کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اگر ہمارے کام میں سستی ہوئی تو خدا اپنے بندوں کو عذابوں سے ہلاک نہیں کرے گا۔

ہم اسلام کی طرف دیکھتے ہیں۔ اسلام نے ترقی کی اور اس زمانہ میں جوش و خروش سے کی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کے قریب کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں جہاں جہاں مسلمان گئے قوموں کی قومیں مسلمان ہوتی چلی گئیں۔ ایران میں مسلمان گئے۔ تمام ایرانی قوم مسلمان ہو گئی اور صرف پانچ سات لاکھ پارسی بچ گئے۔ جن کا وجود اب تک چلا آتا ہے۔ ساری قوم کے مقابلہ میں ان کی کتنی کم تعداد تھی۔ مگر ساری قوم اتنے تھوڑے عرصہ میں مسلمان ہو گئی لیکن وہ تھوڑے سے لوگ جو بچ گئے اور جن کی تعداد چند لاکھ تھی وہ آج تک اسی اپنے قدیم مذہب پر قائم ہیں۔ اسی طرح مصر میں قبطی ہیں۔ جو فرعونی نسل سے ہیں جو ایک وقت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ ان کی قوم کا بیشتر حصہ ابتداء میں مسلمان ہو گیا۔ مگر جو باقی ہیں وہ اب تک عیسائی ہی ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں جب اسلام آیا جو لوگ قبیلوں کے قبیلے مسلمان ہو گئے اس وقت ہو گئے مگر آج ایک ہندو کو بھی اسلام منوانا مشکل ہے۔

پس ہر ایک کام کا ایک موسم ہوتا ہے۔ اسی موسم اور زمانہ میں جو کچھ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور ان حوادث سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے ورنہ خدا رحمٰن رحیم ہے وہ دنیا کو دیر تک عذاب میں نہیں رکھے گا ہمیں اس وقت کوشش کرنی چاہیئے اور ہر ممکن ذریعہ سے کام لیکر کامیابی حاصل کرنی چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔

(الفضل ۳؍ مارچ ۱۹۲۱ء)

۱۔ مشکوٰۃ کتاب الدعوات باب ما یقول عندالصباح والمساء والمنام